رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

دیں کی نصرت کے لئے اک آسماں پر شور ہے | عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا | اب گیا وقتِ خزاں آئے ہیں پھل لانے کے دن

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اُسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اُسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اُسکی سچائی ظاہر کر دیگا (الہام مسیح موعود)

الفضل

چندہ غیر ممالک کیلئے سات روپیہ

میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا۔ (الہام مسیح موعود)

فہرست مضامین

جلد ۶ | ۴ - فروری ۱۹۱۹ء | شنبہ | ۲ - جمادی الاول ۱۳۳۷ھ | نمبر ۵۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت بالعموم اچھی ہے۔ خطبہ جمعہ حضور نے خود فرمایا۔ جس میں تمام جماعت کو عموماً اور جماعت قادیان کو خصوصاً احمدی یتیم بچوں کی خبر گیری اور غور و پرداخت کی طرف توجہ دلائی اور ارشاد فرمایا کہ قادیان کی لوکل انجمن دو دن کے اندر اپنا جلسہ کر کے مجھے بتلائے کہ وہ کیا کام کر سکتی ہے۔ اس کے مطابق یکم فروری کو لوکل انجمن احمدیہ کا جلسہ ہوا۔ اور چند تجاویز قرار پائیں۔

خطبہ جمعہ انشاء اللہ آئندہ پرچہ میں شائع ہوگا۔

اخبار احمدیہ

سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے چند نوجوان

الفضل کی پچھلی اشاعت میں ایک صاحب یوسف اسسٹنٹ سرجن کلاس کے متعلم کی بیعت کا خط شائع کیا جا چکا ہے۔ اب برادر شیخ عبدالرحمٰن صاحب (نو مسلم) متعلم میڈیکل کالج لاہور کے خط سے یہ معلوم ہو کر بہت خوشی ہوئی۔ کہ اس تھوڑے سے عرصہ میں ۶ نوجوان سلسلہ حقہ میں داخل ہونے کا شرف حاصل کر چکے ہیں۔ جہاں ہمارے لئے یہ بات خوشی کا موجب ہوئی ہے۔ وہاں اس بات پر افسوس بھی ہے۔ کہ ان تمام بھائیوں کے والدین نے نہایت درشتی اور سختی کا سلوک اپنے ان سمجھدار اور تعلیم یافتہ فرزندوں کے ساتھ محض اس لئے شروع کر دیا ہے کہ انھوں نے خدا کے نبی حضرت مسیح موعود کو شناخت کیا۔ بعض کے والدین نے قطع تعلق بھی کر لیا ہے۔ ان احباب کے نام ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اور احباب سے درخواست کی جاتی ہے۔ کہ ان کے لئے نہایت اخلاص کے ساتھ دعائیں کی جائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام پریشانیوں۔ تکلیفوں۔ کمزوریوں کو دور فرما کر حق پر قائم رہنے کی طاقت بخشے۔ اور ہر میدان اور ہر مقام پر ان کی مدد و نصرت فرما کر اپنے فضلوں کے سایہ میں رکھے۔ آمین اسماء یہ ہیں

(۱) سید محمد یوسف شاہ صاحب میڈیکل سٹوڈنٹ سیکنڈ ایر کلاس

(۲) نصیر بخش صاحب (بلوچ) میڈیکل سٹوڈنٹ سیکنڈ ایئر کلاس
(۳) چوہدری وزیر محمد صاحب " "
(۴) شیخ فضل کریم صاحب " تھرڈ ایئر
(۵) عبدالقادر صاحب " سیکنڈ ایئر
(۶) سراج الدین صاحب " فرسٹ ایئر کلاس

امید ہے احباب ان عزیزوں کے لئے ضرور دعائیں فرمائیں گے۔

بصرہ میں تبلیغ

برادر عبداللہ صاحب بصرہ سے لکھتے ہیں کہ ایک جگہ چند مسلمان اکٹھے رہتے تھے۔ جو صوم و صلوٰۃ کے پابند نہ تھے۔ میں نے انکو صوم و صلوٰۃ کی پابندی کی تاکید کی پہلے تو وہ خاموش رہے لیکن اسی گفتگو کے اثناء میں حضرت اقدس مسیح موعود کا ذکر بھی آیا۔ تو اس پر آپے سے باہر ہو گئے۔ کسی نے کہا وہ جادوگر تھا۔ میں نے اس کے جواب میں نرمی کے ساتھ ان کو سمجھایا کہ دیکھو پہلے نبیوں کو بھی جادوگر کہا گیا۔ اور ان کی ہمدردی اور وعظ کو خود غرضی قرار دیا گیا۔ اس سے وہ کچھ خاموش ہو گئے۔ اور کہا کہ کل کسی عالم کو تمہارے ساتھ گفتگو کے لئے لائیں گے۔ دوسرے دن وہ ایک صاحب کو لائے۔ جن کے پاس احوال الآخرت کتاب تھی۔ میرے پاس قرآن کریم تھا۔ جس سے میں دلائل پیش کرتا تھا۔ مگر وہ بار بار احوال الآخرت کو پیش کرتے۔ آخر میں نے ان کے اصرار پر کتاب لے کر خسوف و کسوف کے متعلق کتاب کی عبارت پڑھی اور بتایا کہ یہ نشان حضرت مرزا صاحب کے وقت میں ظاہر ہو چکا۔ جس سے آپ کی صداقت ظاہر ہو گئی اسپر وہ لوگ خاموش ہو گئے۔

گوردانی ضلع گجرات میں تبلیغ

جناب مولوی حافظ غلام رسول صاحب وزیرآبادی لکھتے ہیں۔ کہ میں ۱۲- جنوری کو گوردانی پہنچا۔ جناب ملک مولا بخش صاحب احمدی تحصیل گوردانی آنریری مجسٹریٹ کے ہاں ایک ہندو صاحب مقیم ہیں۔ جو انگریزی فارسی۔ اردو سنسکرت زبانیں خوب جانتے ہیں اور جو باولے کے نام سے مشہور ہیں۔ یہ باوا صاحب مسلمانوں کے ہاتھ کی پکی ہوئی چیز کھا لیتے ہیں ان سے تبادلہ خیالات کیا۔ اور قرآن کریم کی بعض آیات کی تفسیر سنائی۔ اور حضرت اقدس کے وجود کو پیش کیا۔ کہ آپ کے ذریعہ خدا نے اسلام کی صداقت کو ظاہر فرمایا۔ اس تمام گفتگو کا نتیجہ یہ ہوا کہ باوا صاحب نے کہا کہ میں قادیان میں جاؤنگا۔

ولادت

منشی قدرت اللہ صاحب سنوری کے ہاں ۲۷- جنوری کو لڑکا متولد ہوا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

درخواست دعا

حضرت نواب محمد علیخاں صاحب کے صاحبزادے میاں عبدالرحیم خاں صاحب نے ایف۔ اے کے آخری سال کا امتحان دینا ہے۔ احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان کو امتحان میں کامیاب فرمائے نیز محمد اسحاق صاحب ساکن موضع کھریپڑ ان کا لڑکا بیمار ہے اس کی صحت کے لئے بھی دعا فرمائی جائے۔

اعلان نکاح

مشتری خاتون بنت شیخ شرف الدین صاحب سکنہ شاہجہانپور کا نکاح ۳۰۰ روپیہ مہر پر ۲۸- جنوری کو مسجد مبارک میں مولوی سید سرور شاہ صاحب نے محمد اشرف خانصاحب ساکن فیروزپور سے پڑھا۔ اللہ تعالیٰ مبارک کرے۔

نماز جنازہ

میاں عزیز صاحب احمدی ساکن بھینی فوت ہو گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ احباب جنازہ غائب پڑھیں۔

ایک مولوی صاحب سے گفتگو

برادرم منظور احمد صاحب بھیروی سلانوالی سے لکھتے ہیں۔ کہ قریب کے گاؤں کے ایک مولوی صاحب سے جو اچھے عالم ہیں بعض مسائل پر گفتگو ہوئی۔ ابتداء میں انہوں نے کہا کہ مرزا صاحب کی کئی کتابیں میرے پاس ہیں۔ جنہیں میں نے پڑھا ہے۔ لیکن مرزا صاحب کا کلام بڑا پیچیدہ ہے۔ جس کی مجھے سمجھ نہیں آئی۔ اور کہا بھولنسو کے جلسہ پر میں نے مولوی نورالدین صاحب کو کہا تھا کہ ازالہ اوہام میں سے چند باتیں سمجھا دیں۔ تو وہ کہنے لگے کہ بھائی ان باتوں کی مجھے بھی سمجھ نہیں آئی۔ میں تو یوں ہی مرزا صاحب کا مرید بن گیا۔

مولوی صاحب کو جب اس بیان پر حلف اٹھانے اور لعنت اللہ علی الکاذبین کہنے کو کہا گیا۔ تو انہوں نے انکار کر دیا۔ اور اس طرح اپنی غلط بیانی کی خود تصدیق کر دی۔

اس کے بعد مسئلہ وفات مسیح اور نبوت مسیح موعود پر گفتگو ہوتی رہی۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آپ کی اطاعت اور فرمانبرداری سے نبوت کا حاصل ہونا ثابت کیا گیا۔ جس پر مولوی صاحب بول اٹھے کہ پھر تو آپ لوگ ہمیں کافر سمجھتے ہونگے۔ کہا گیا کہ آپ خود سوچ لیں کہ نبی کے منکر کون لوگ ہوتے ہیں۔ اسپر وہ دم بخود ہو کر چلے گئے۔

طالبان حق غیر احمدیوں کے نام مفت "الفضل" کا اجراء

تبلیغ سلسلہ احمدیہ ہر احمدی کا فرض ہے۔ اور اس کے کئی طریق ہیں۔ از انجملہ ایک یہ کہ طالبان حق کے نام اخبار الفضل مفت جاری کرایا جائے۔ جسمیں اسلام و احمدیت کی تائید اور غیر مذاہب و مخالفین کے اعتراضوں کی تردید میں مضامین شائع ہوتے ہیں۔ اس کے لئے ایک فنڈ کھولا جاتا ہے۔ جس میں برادر مکرم شاہ عالم صاحب ہیڈ کلرک جہلم دو سال کے لئے دس روپیہ سالانہ دینا منظور فرماتے ہیں جزاہ اللہ احسن الجزاء میں امید کرتا ہوں کہ دیگر مستطیع اصحاب بھی اس طرف توجہ فرما کر اجر جزیل حاصل کریں گے۔

مینیجر "الفضل"

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الفضل

قادیان دارالامان ۴ - فروری ۱۹۱۹ء

انسداد شراب نوشی کے متعلق امریکہ میں قانون

عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی فتح

اس جنگ عظیم سے جو حال ہی میں ختم ہوئی ہے۔ جہاں ایسے ایسے حالات پیدا ہو گئے ہیں جو مدتوں بنی نوع انسان کے لئے ماتم اور غمگساری کا موجب بنے رہیں گے اور لوگوں کو طرح طرح کے آلام اور تکالیف میں مبتلا رکھیں گے۔ وہاں بعض ایسے اہم اور مفید نتائج بھی رونما ہوئے ہیں جن سے اگر ایک طرف مخلوق خدا کو بیش بہا فوائد اور آرام حاصل ہونگے۔ تو دوسری طرف اہل بصیرت کو اسلام ایسے حق اور حکمت سے پر مذہب کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت معلوم ہوگی۔

ایام جنگ میں مشغول پیکار سلطنتوں کو اپنے معمول اور صرف معمول بلکہ مذہب کے خلاف جن امور پر عمل پیرا ہونے کے لئے مجبور ہونا پڑا۔ ان میں سے ایک شراب نوشی کا انسداد بھی تھا۔ اس کے متعلق سب سے پہلے اس زار روس نے جس کی حالت زار سے تمام دنیا آگاہ ہو چکی ہے۔ قدم اٹھایا۔ اور ایک اعلان شہنشاہی کے ذریعہ تمام ممالکت روس میں ایک تیز قسم کی شراب کی خرید و فروخت بند کر دی تھی۔ یہ شراب جس کثرت کے ساتھ روس میں استعمال ہوتی تھی۔ اس کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ۶ کروڑ ۰۰ لاکھ پونڈ یعنی ایک ارب روپیہ اس کا سرکاری محصول تھا۔ روس کے بعد فرانس اور انگلستان میں بھی شراب نوشی کے روکنے کے متعلق سرکاری طور پر کوششیں کی گئیں۔ جو نتیجہ خیز ثابت ہوئیں لیکن اس باب میں سب سے بڑھ کر ممالک متحدہ امریکہ نے کارروائی کی۔ اور ایام جنگ میں شراب کی تیاری۔ فروخت درآمد اور برآمد پر ایسی سخت بندشیں عائد کر دیں۔ کہ اس کا استعمال کرنا قریباً ناممکن ہو گیا۔

اگرچہ امریکہ دیگر ممالک کی نسبت جنگ میں بہت تھوڑا عرصہ مشغول رہا اور شراب نوشی کی مخالفت کا زمانہ اس میں بہت تھوڑا گذرا ہے لیکن معلوم ہوتا ہے۔ اس تھوڑے عرصہ میں ہی اس کے روشن دماغ اور قابل اشخاص نے شراب کے استعمال کرنے کے نقصانات اور ترک کرنے کے فوائد کا مقابلہ نہایت خوبی کے ساتھ کر لیا ہے۔ اور ان پر خوب واضح ہو گیا ہے کہ شراب نوشی کو ترک کر کے جو فوائد ہم حاصل کر سکتے ہیں۔ وہ اس کے استعمال کرنے سے نہیں کر سکتے۔ چنانچہ اب جبکہ جنگ کا خاتمہ ہو گیا ہے۔ اور اس قانون کا جو صرف جنگ کی وجہ سے شراب نوشی کے انسداد کے متعلق امریکہ میں پاس کیا گیا تھا۔ خاتمہ ہو جانا چاہئے تھا۔ ممالک متحدہ امریکہ کی ۳۶ ریاستوں منجملہ ۴۸ ریاستوں نے امریکن کانگرس کے اس قانون سے اتفاق ظاہر کیا ہے۔ کہ ضروریات جنگ کے باعث کچھ عرصہ قبل امریکہ میں شراب پر جو بندش عائد کی گئی تھی۔ وہ قائم رکھی جائے اور جنگ کے ختم ہونے کے بعد بھی شراب کی تیاری و تجارت شروع نہ کی جائے۔ گویا اب تمام متحدہ سلطنت امریکہ میں منشی عرقیات کا تیار کرنا۔ فروخت کرنا باہر سے لانا یا باہر بھیجنا قانونی طور پر ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ اور اس کے خلاف کرنے والے کو قانونی سزا دی جائیگی۔

سلطنت متحدہ امریکہ کی شراب نوشی کے انسداد کی یہ کوشش بہت نتیجہ خیز ثابت ہوگی۔ اور امریکہ کے لوگ اس قانون پر عمل کرنے کی صورت میں اپنے اخلاق و عادات۔ ذہنی اور دماغی قوٰی میں پہلے کی نسبت نمایاں فرق پائیں گے۔ نیز ان افعال شنیعہ کے حیاسوز نقصانات سے بچ جائیں گے جو شراب خواری کا لازمی نتیجہ ہوتے ہیں۔ لیکن کیا اس قانون کا ایک عیسائی سلطنت کی طرف سے پیش ہو کر عیسائی رعایا کے اتفاق و تائید سے پاس ہونا عیسائیت کے مقابلہ میں اسلام کی عظیم الشان فتح اور بے نظیر صداقت نہیں ہے؟ اور کیا اس سے یہ ظاہر نہیں ہوتا۔ کہ اہل امریکہ جو سائنٹیفک تحقیقاتوں کے لحاظ سے تمام دنیا پر سبقت رکھتے ہیں۔ آج جدید[illegible] کی تحقیقات اور تجربات سے جو شراب کے متعلق [illegible] عمل اختیار کرنے پر مجبور ہوئے ہیں۔ اسی طرز عمل کا حکم اسلام نے ۱۳ سو سال پیشتر سے اپنے پیرواں کو ان الفاظ دے رکھا ہے کہ

یا ایہا الذین اٰمنوا انما الخمر والمیسر والانصاب والازلام رجس من عمل الشیطٰن فاجتنبوہ لعلکم تفلحون (۵-۹۱) اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو۔ خوب اچھی طرح سن لو کہ شراب اور قمار بازی اور بتوں کے تھان اور فال کے تیر سب ناپاک فعل اور شیطانی کام ہیں۔ اگر تم کامیاب ہونا چاہتے ہو۔ تو ان سے بچو۔

اس سے ظاہر ہے کہ اسلام نے نہایت کھلے اور واضح طور پر شراب کے استعمال کی ممانعت کر دی ہے۔ اور اسلام کی رو سے ہرگز جائز نہیں ہے کہ کوئی شراب پیئے۔ لیکن اس کے مقابلہ میں جب ہم مسیحیت کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ اس میں شراب کے استعمال کی مذہبی طور پر کوئی ممانعت نہیں بلکہ اجازت ثابت ہوتی ہے۔ ایسی صورت میں یہ کہنا بالکل صحیح اور درست ہے۔ کہ عیسائی دنیا اگر اسلام کے سچے ہونے کا ابھی تک زبانی اقرار کر کے اپنے تمام اعمال کو اس کے مطابق بنانے کے قابل نہیں ہوئی۔ تو عملی طور پر بعض اصول اسلام کے سامنے ضرور جھک رہی ہے۔ اور ان پر عامل ہو کر ان کی صداقت کا اعتراف کر رہی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ خدا تعالےٰ وہ دن لائیگا جبکہ مغربی اقوام اسلام کی صداقت اور حقانیت کا کھلے طور پر اعتراف کرینگی۔ اور اسلام کو قبول کرنے کے سوا انہیں کوئی چارہ نہیں رہیگا۔ لیکن اس پر ان کو جلد سے جلد لانے کے لئے ہمارا بھی فرض ہے۔ کہ ہم اسلام کے پُر از صداقت اصول اور فطرت صحیحہ کے مطابق تعلیم کو ان لوگوں کے سامنے پیش کریں اور انہیں صراط مستقیم کی طرف لائیں۔ اس میں شک نہیں کہ خدا کے فضل اور اسی کی توفیق سے ہمارا ایک کامیاب تبلیغی مشن ولایت میں کام کر رہا ہے۔ اور اسکی تبلیغی کوششوں کے بہت اچھے نتائج نکل رہے ہیں۔ لیکن ضرورت ہے کہ جہاں اس مشن کو اور زیادہ مضبوط بنایا جائے وہاں دیگر عیسائی ممالک میں بھی تبلیغی مشن بھیجے جائیں۔ جو حقیقی اسلام کو لوگوں کے سامنے پیش کریں۔ اس کے لئے سب سے مشکل سوال اخراجات کا ہے۔ جس کا حل کرنا اس جماعت کا اولین فرض ہے۔ جو دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اقرار خدا تعالےٰ کے نبی حضرت مرزا صاحب کے ہاتھ پر کر چکی ہے پس ہماری جماعت کے لئے جہاں مغربی اقوام کے اسلامی اصول کے آگے سر تسلیم خم کرنے پر خوش اور مسرور ہونے کا موقعہ ہے۔ وہاں اپنے فرض کے ادا کرنے کی طرف متوجہ ہونے کا بھی وقت ہے۔ اور اپنی تبلیغی کوششوں کو بیش از پیش وسیع اور موثر بنانے کا موقعہ ہے۔ مبارک ہے وہ۔ جو اس وقت اسلام کے لئے مالی اور جانی قربانیاں کر کے اشاعت اسلام میں حصہ لے۔

پنڈت دیانند صاحب پر ایک الزام

پنڈت دیانند صاحب بانیٔ آریہ سماج نے "نیوگ" کے متعلق جس قدر زور دیا۔ اور اس پر عمل کرنے کرانے کی جو تاکید کی ہے۔ وہ ستیارتھ پرکاش کے چوتھے باب سے خوب ظاہر ہے۔ اور الفضل میں اس کے متعلق مفصل طور پر روشنی بھی ڈالی جا چکی ہے۔ پنڈت صاحب موصوف کا دعویٰ ہے۔ کہ نیوگ کے بارہ میں وید میں بہت سی سندیں ہیں۔ چنانچہ انہوں نے وید کے بعض منتر پیش کر کے ان کے اپنے حسب منشا معنی بھی بیان کئے ہیں۔ اور ان سے نیوگ کے جواز کو وید سے ثابت کیا ہے لیکن سناتن دھرمی مہا جن جن میں آریوں کی نسبت زیادہ ویدوں کے ماہر اور گیاتا موجود ہیں۔ اس بات کے بالکل خلاف ہیں۔ اور وہ علی الاعلان کہتے ہیں کہ پنڈت دیانند نے اپنے پیش کردہ نیوگ کی تائید میں جو حوالے پیش کئے ہیں۔ وہ بالکل ادھورے ناکمل اور غلط پیرایہ میں پیش کئے ہیں۔

چنانچہ پنڈت راج نراین صاحب ارمان نے اپنے ایک حال کے لیکچر میں جو ۲۶- جنوری ۱۹۱۹ء کے سناتن دھرم پترکا میں چھپ گیا ہے۔ بیان کیا کہ "نیوگ کس قدر گندا اور گھرنا (نفرت) کے قابل سدھانت (اصل) ہے۔ یہ تو سب کو معلوم ہے لیکن سوامی دیانند نے اسے کہاں سے نکالا یہ بتلا دینا نہایت ضروری ہے۔ سوامی دیانند جی نے جہاں نیوگ کا سدھانت نروپن کیا ہے وہاں لکھا ہے۔ کہ اگر اولاد نہ ہو تو اپنی استری کو اجازت دے۔ کہ اے سوبھاگیہ کی اچھا کرنے والی۔ تو مجھے چھوڑ کر دوسرے کے پاس چلی جا یہ سدھانت آریہ سماج کا کیسے بنا۔ سنئے۔ وید میں یم اور یمی بھائی اور بہن کا ذکر ہے۔ یمی یم اپنے بھائی سے پرشن کرتی ہے۔ کہ کیا ہم اور تم دونوں آپس میں شادی کر سکتے ہیں۔ یم جواب دیتا ہے کہ بھائی اور بہن کا وواہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تو اے سوبھاگیہ کے چاہنے والی بہن کسی اور کی اچھا کر۔ سوامی دیانند جی نے اس منتر کا پہلا حصہ تو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ اور بہن اور بھائی کی اس گفتگو کو جو پرشن اور اتر روپ سے نشٹ ماتر کو سکھشا دینے والی تھی اس کے تین حصے اڑا کر اور چوتھے حصے کو اور وہ بھی غلط پیرایہ میں اپنا سدھانت بنا لیا ہے۔ اس وقت مجھے ایک مثال یاد آ گئی ہے۔ کہ مسلمانوں کے قرآن مجید میں لکھا ہے۔ کہ نشے کی حالت میں نماز مت پڑھو اس پر آدھی آیت سے کہ ایک آدمی نے یہ پرچار کرنا شروع کر دیا۔ کہ قرآن مجید میں اللہ تعالےٰ نے حکم دیا ہے۔ کہ نماز مت پڑھو۔ مولویوں کی طرف سے

اسے مباحثہ کے لئے چیلنج دیا گیا اس پر اس نے وہی اپنے مطلب کی ادھوری آیت پڑھی۔ جب مقابل میں کھڑے مولوی نے کہا کہ یہ تو آدھا حصہ ہے۔ تو اس نے جواب دیا کہ سارا قرآن تمھارے باپ نے پڑھا ہے۔ حاضرین میں سچ کہتا ہوں کہ اگر آریہ سماجی پورے منتر پڑھیں قرآن کے من مانے سدھانت پانی کی طرح بہ جائیں۔"

یہ بیان اگر صحیح ہے۔ اور کوئی وجہ نہیں۔ کہ صحیح نہ ہو۔ تو پنڈت دیانند صاحب پر ایک سخت الزام آتا ہے کہ انہوں نے اپنی مطلب براری کے لئے ویدوں کے پورے حوالے نہ پیش کئے۔ اور نامکمل جیسے غلط پیرایہ میں بیان کئے اور پھر ایسا صرف یوگ کو جائز ثابت کرنے کے لئے ہی نہیں۔ بلکہ پنڈت راج نراین صاحب کا دعویٰ ہے کہ

"ستیارتھ پرکاش اور رگ وید بھاشیہ دونوں کو اٹھا کر دیکھئے سب سے پہلی بات آپ کو جو ان دونوں میں ملیگی۔ وہ یہ ہے کہ پورا پرمان (حوالہ) دونوں میں سے ایک میں بھی نہ ملیگا۔ ادھورے منتروں سے ان کے دھڑا دھڑ سدھانت (اصول) بنتے چلے جا رہے ہیں"

یہ پنڈت دیانند صاحب پر ایک ایسا الزام ہے جو ان کی پوزیشن کو بہت ہی مخدوش بنا رہا ہے۔ کیا آریہ اخبارات معقول طور پر اسکی تردید کرکے دکھلائیں گے۔

پراسرار بیماری اور حضرت مسیح موعود کی پیش گوئی

اس پراسرار بیماری کے متعلق جس نے پچھلے دنوں ہندوستان میں قیامت برپا کر رکھی تھی اور جس سے چند ہی ہفتوں میں صرف ہندوستان کے تین لاکھ انسان لقمہ اجل ہو گئے۔ حضرت مرزا صاحب نے کئی سال پیشتر اپنی کتاب "چشمہ معرفت" میں یہ پیشگوئی فرمائی تھی۔ کہ ایک ایسی بیماری آئیگی جس سے اس ملک کے لوگ بالکل ناواقف ہیں۔ چنانچہ سنہ ۱۹۱۸ء کے اواخر میں ایک مرض رونما ہوا۔ جس نے اہل ہند سے اپنا نام "پراسرار مرض" رکھا کر حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی کی صداقت پر مہر لگا دی۔ اور ثابت کر دیا کہ یہی ایک ایسی نئی بلا ہے جس سے لوگ پہلے سے واقف نہیں ہیں۔ اس سے بڑھ کر حضرت مرزا صاحب کی پیشگوئی کے سچا نکلنے کا اور کیا ثبوت ہو سکتا تھا۔ لیکن وہ لوگ جن کی آنکھوں پر حسد اور تعصب کی پٹی بندھی ہوئی ہے انھوں نے اس پیشگوئی کے صحیح ثابت ہونے سے اس لئے انکار کر دیا کہ

"اس ملک کے لوگ اس وبا سے ناواقف نہیں تھے۔ اور یہ کہ یہ وبا پہلے اس ملک میں ظاہر ہوئی تھی"۔ اخبار ذوالفقار

حالانکہ صاف بات ہے۔ کہ اگر یہ مرض ایسا ہی ہوتا جس سے ہندوستان کے لوگ پہلے سے واقف تھے تو پھر اس کا نام "پراسرار بیماری" نہ رکھا جاتا۔ لیکن تمام اخبارات نے اس مرض کو اسی نام سے یاد کیا۔ اور بڑے بڑے نامور ڈاکٹروں نے جنہوں نے اس کے صحیح علاج واقعی تشخیص اور اسباب مرض سے قطعی لاعلمی ظاہر کی اور اب تک کوئی یقینی علاج دریافت نہیں ہو سکا۔ اگرچہ اس بات کے ثبوت میں کہ اس مرض کی اصل تشخیص ہو سکی ہے اور نہ ہی کوئی قابل اطمینان علاج دریافت ہو سکا ہے۔ کئی ایک بڑے بڑے ڈاکٹروں کی شہادتیں پیش کی جا سکتی ہیں۔ لیکن اس وقت ہم اپنے صوبہ کے حاکم اعلیٰ جناب لفٹنٹ گورنر بہادر کی شہادت پیش کرتے ہیں۔ آپ نے اپنے دربار منعقدہ گوڑگانواں میں بتاریخ ۱۸ جنوری ایک تقریر فرمائی اور اس میں اس ضلع کے ان نقصانات کا ذکر کرنے کے بعد جو ساڑھے چار سال کے عرصہ میں جنگ کی وجہ سے ہوئے پراسرار بیماری کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ۔

"گذشتہ وبا میں اس ضلع (گوڑگانواں) کی ۸ لاکھ آبادی سے ۵۰ ہزار آدمیوں سے زیادہ وبائی نزلہ اور دیگر اس قسم کے امراض کا شکار ہوئے یعنی ہر سولہ آدمیوں میں سے ایک۔

اس ناگہانی بلا کا مقابلہ (مذکورہ بالا آفات جنگ تو درکنار ہے) جس کے واسطے علم طب کو ابھی تک کوئی علاج نہیں سوجھا۔ ہر حالت میں ناممکن تھا"

اس تقریر سے صاف ظاہر ہے کہ یہ مرض ایسا ہے کہ جس کا علاج بتانے سے علم طب بالکل عاجز ہے۔ اور یہ ثبوت ہے۔ اس بات کا کہ یہ بالکل نیا مرض ہے۔ پس حق یہی ہے کہ یہ مرض ہندوستان کے لئے بالکل نیا ہے۔ اور علم طب اس کے صحیح علاج اور کامل تشخیص سے بالکل عاجز ہے۔ اور اس کا ظہور خدا کے نبی مسیح موعود کی پیشگوئی کے عین مطابق ہوا ہے۔

بائیبل کی اشاعت ہندوستان میں

خدا کے مسیح حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کی غرض منجملہ اور اغراض کے عیسویت کے عقیدوں کی خامیاں دکھانا تھیں۔ چنانچہ آپ نے دکھائیں۔ اور ان باتوں کو جن پر عیسائیت کی بنیاد رہے۔ عقلاً و نقلاً باطل ثابت کر دیا۔ جس کا نتیجہ یہ ہوا ہے۔ کہ اب عیسائی مشنریوں کا کام صرف اقوام میں جو ہندوں چماروں تک محدود ہو کر رہ گیا ہے اور معزز اقوام میں سے اگر کوئی عیسائی ہوتا ہے۔ تو اس لئے نہیں کہ اس پر عیسائیت کی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ بلکہ کچھ اور اغراض اور حالات ہوتے ہیں۔ لیکن مسیحی مشنری باوجود اپنے مذہب کی کمزوری سے آگاہ ہوتے ہوئے۔ اور باوجود کھلی کھلی ناکامیاں کو دیکھتے ہوئے پھر بھی اپنے کام میں شب و روز نہایت تندہی سے لگے رہتے ہیں۔ چنانچہ ان کی

کوششوں کی وسعت کا پتہ ان کی صرف ایک سوسائٹی کی رپورٹ سالانہ سے لگ سکتا ہے۔ جو بائبل سوسائٹی کے نام سے ہندوستان میں کام کرتی ہے۔ اس سوسائٹی نے گذشتہ سال بائبل کی ۱۱ لاکھ جلدیں کلکتہ۔ بمبئی۔ مدراس۔ رنگون الہ آباد لاہور۔ بنگلور کے صدر مقاموں سے مختلف زبانوں میں فروخت کیں۔ ان میں سب سے زیادہ یعنی ۲ لاکھ ۸۰ ہزار بائبلیں ہندی بھاشا میں تھیں اس کے بعد بالترتیب۔ اردو۔ تامل۔ مرہٹی۔ انگریزی تلوگو۔ برہمی۔ بنگالی۔ گجراتی۔ ملایا اور گورمکھی کا درجہ ہے۔ سنسکرت انجیل کی ۱۹۶ جلدیں فروخت ہوئیں اگرچہ یہ کتابیں پہلے بالکل مفت تقسیم کی جاتی تھیں۔ پھر برائے نام قیمت رکھی گئی۔ مگر اب جنگ کی وجہ سے قیمت میں بہت اضافہ کیا گیا۔ باوجود اس کے پہلے کی نسبت اشاعت میں ۷۵ ہزار کی زیادتی ہوئی۔

اس کے مقابلہ میں ہمیں غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم نے اپنا کس قدر لٹریچر لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچایا۔ ۱۹۱۵ء کے آخر میں قرآن کریم کے پہلے پارے کا ترجمہ انگریزی و اردو زبانوں میں شائع ہوا تھا جس کی مجموعی تعداد دس ہزار تھی۔ اور اس کی قیمت بھی اخراجات کے مقابلہ میں بہت قلیل رکھی گئی تھی۔ لیکن ابھی تک اس کا کثیر حصہ الماریوں میں بند پڑا ہے۔ یہی حال ان کتابوں کا ہے جو نہایت محنت اور قابلیت سے لکھی گئیں۔ اور جن کا لوگوں تک پہنچانا انشاء اللہ نہایت مفید اور نتیجہ خیز ہو سکتا ہے۔ ہماری جماعت کے ہر ایک فرد کا فرض ہونا چاہیئے کہ مختلف مذاہب کے لوگوں کی تبلیغ کے لئے جو کتابیں اور ٹریکٹ شائع ہوتے رہتے ہیں۔ انہیں خاص کوشش اور سعی سے تقسیم کیا کریں۔ کیونکہ یہ تبلیغ احمدیت کا نہایت موثر اور نتیجہ خیز طریق ہے۔ کیا ہم امید رکھیں کہ احباب تبلیغی لٹریچر کو لوگوں میں تقسیم کرنے کی کوشش کریں گے۔

"آریہ سماج کے تنزل کے آثار"

اخبار پرکاش لاہور آریوں کا مشہور اخبار ہے اس کی اشاعت ۲۶ جنوری ۱۹۱۹ء میں ایک مضمون بعنوان بالا شائع ہوا ہے۔ جس میں مضمون نگار نے آریوں میں وید سے بے تعلقی اور اس کے خلاف جادہ پیمائی۔ نمود و نمائش اور ریاکاری و بدعملی تقریر بازی میں زور مگر عملاً خاموشی وغیرہ کا ذکر نہایت واضح الفاظ میں کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ

"آریہ سماج میں عملی زندگی عنقا ہے۔ شاید ایک فیصدی بھائی ہم کو ایسے ملیں گے۔ جن کی زندگی عملی زندگی ہو۔ جو ویدک دھرم پر پورے طور پر کاربند ہوں۔ جو رشی دیانند کے بتلائے ہوئے اصولوں کی مکمل طور پر پیروی کرنے والے ہوں۔ باقی ۹۹ فیصدی بھائی ایسے ہیں جن کے کھانے کے دانت اور ہیں دکھانے کے اور۔ جن کا آریہ پن محض آریہ مندر کی چاردیواری کے اندر ہے۔ مندر کی دھواں دھار تقریروں سے پلیٹ فارم کی میز کو ہلا دیتے ہیں آنکھیں موند کر لمبی لمبی پرارتھناؤں سے مہاتما نظر آتے ہیں۔ بحث مباحثہ کے وقت دلائل پر دلائل اور حوالجات دے کر اپنی واقفیت کا اظہار کرتے ہیں۔ پریزیڈنٹی اور سکرٹری شپ کو حاصل کر کے دلچاروں پر حکومت کا سکہ جماتے ہیں مگر جب وہ آریہ مندر سے باہر نکلتے ہیں۔ تو نہ وہ آریہ پن رہتا ہے۔ تقریریں اور پرارتھنائیں تمام بھول جاتے ہیں ...... پورانی رسومات کے پابند ہیں۔ آریہ پن کا کوئی نشان نظر نہیں آتا۔ نہ سندھیا ہے۔ نہ ہون۔ نہ دنیاوی معاملات میں ویدک اصول کی پیروی کا خیال .... ہم آریہ لفظ کی مٹی پلید کر رہے ہیں۔ ہمارا جیون معمولی آدمیوں سے بھی جو شخص مذہب کے پیروکار میں گرا ہوا ہے"

آریوں کے متعلق اس شہادت کو پڑھ کر جو گھر کے بھیدی کی طرف سے ہی ہے حضرت مرزا صاحب علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مندرجہ ذیل الفاظ کی کیا ہی صداقت ظاہر ہوتی ہے۔ کہ:۔

"ایں ہرگز خیال نکنید کہ قوم آریہ و دیانندیاں یا دیگر براہمہ ہنود چیزے ہستند۔ ایشاں ہیچ چیزے نیستند الا مشتے زنبور کہ نیش زدن کار ایشاں باشد و ایشاں اصلا از توحید آگہی و بالمرہ از روحانیت بہرہ ندارند کار ایشاں عیب گیری و فعل شاں در شان انبیاء بدگوئی است نہایت کمال ایشاں فراہم آوردن ذخیرہ ہائے وساوس و اعتراض است مذہب ایشاں بکلی از روحانیت و شرب ایشاں از طہارت بے نصیب است و دانستہ باشید ہر مذہب و ملتے کہ جوہر روحانیت و تعلق مکالمہ الٰہی و صدق و صفا و کشش سماوی و جذبہ ربانی و نمونہ تبدیل فوق العادت در خود ندارد ہیچ حقیقت ندارد بلکہ در حقیقت آں مذہب و ملت لاشہ بیجان است ہنوز در میان شما کروڑہا نفوس زندہ باشند کہ انعدام ایں مذہب دیانندی را برای العین مشاہدہ خواہند نمود چراکہ ایں ملت ارضی است نہ سماوی سخنان سفلی پیش میکنند نہ کلام علوی" (تذکرۃ الشہادتین فارسی ص ۹۵)

اب دیگر مذاہب کے لوگ عموماً اور آریہ صاحبان خصوصاً دیکھ لیں کہ کس طرح پر خدا کے نبی کی باتیں سچی ثابت ہو رہی ہیں۔ اور تو اور خود آریہ سماج کے ممبر آریہ اخبارات میں پکار پکار کر کہہ رہے ہیں۔ کہ ہماری حالت تنزل پذیر ہے۔ اور ہمارا قدم عدم کی طرف اٹھ رہا ہے۔ اور ہمارے واعظوں۔ مہاتماؤں۔ سوامیوں۔ لیکچراروں مناظروں کی عملی حالت یہ ہے کہ کہتے کچھ ہیں اور کرتے کچھ ہیں"

کاش آریہ صاحبان ٹھنڈے دل سے حضرت مرزا صاحب کے مذکورہ بالا الفاظ پر غور کریں اور اپنی حالت سے مقابلہ کر کے حق کی طرف رجوع کریں۔

بنگالی ڈپٹی مجسٹریٹ اور اُن کے پیر

دنیا اور دنیا والوں کی کیا حالت ہے؟ یہ ایک ایسا سوال ہے جس کی تشریح اور توضیح کی چنداں ضرورت نہیں ہے۔ واقعات و مشاہدات باواز بلند بتا رہے ہیں۔ کہ ہر طرف نقص ہے۔ خرابی ہے۔ ضلالت و گمراہی ہے۔ نہ دنیاداروں ہی کی کوئی کل سیدھی ہے نہ دیندار کہلانے والوں کی۔ اگر ایک طرف علماء بدترین خصائل و شمائل کا نمونہ ہیں۔ تو دوسری طرف فقراء و درویش ناگفتہ بہ حالات کی مثال ہیں۔

یہ عام حالت ممکن ہے کہ ایک مدبر و فلاسفر کے لیے بڑے غور و خوض کا باعث ہو۔ اور اس کے لئے تلاش اسباب بڑی جانفشانی و محنت کی موجب ہو۔ لیکن ایک مسلم کے لئے جس کو ذرا بھی اپنی کتب دینی سے مس ہے ذرہ بھر بھی دقت نہیں ہے۔ وہ خوب جانتا اور یقین کرتا ہے۔ کہ یہ سب ادبار نکبت و ذلت صرف اور صرف اُسی بدبختی کا نتیجہ ہیں۔ جو امام و رسول زمانہ کے نہ پہچاننے اور حلقہ بگوش نہ ہونے کے ساتھ لازم و ملزوم ہیں۔

حقیقی مومن کے دل میں حضور خاتم النبیین و شفیع المذنبین کے تیرہ سو برس پیچھے پوری ہونے والی پیشگوئیوں کی صداقت و عظمت بڑی مضبوطی سے قائم ہوتی ہے۔ اور یہ واقعات اس کے لئے باعث تقویت ایمان و ازدیاد الیقان ہوتے ہیں۔ اور وہ یہودی صفت علماء کی زندہ و جاگتی تصویریں دیکھتا ہے۔ درویشوں و فقراء کے کھانے کمانے کے ڈھکوسلوں کا مشاہدہ کرتا ہے۔ اور یہ سب اس کے لئے ایک زبردست سبق آموز واقعات ہیں جن کا اولین نتیجہ یہ ہے کہ وہ غیر متزلزل عقیدہ سے حضور سرور کائنات پر ایمان لاتا ہے۔ اور اُن احادیث و ملفوظات کو اس مدت مدید کے بعد سچا پاکر بیش از بیش مسرت و انبساط سے پھولا نہیں سماتا۔

ایسی حالت میں "راز فنا" کے نام سے شائع ہونے والا ٹریکٹ۔ اور اس کا مضمون کیونکر تعجب خیز ہو سکتا ہے۔ اور اس کے مولف ڈپٹی صاحب چاٹگام کی حرکت مذبوحی۔ اور اُن کے پیر صاحب کے ارشادات کیونکر حیرت انگیز ہو سکتے ہیں۔ اور کیونکر "راز فنا" کا مضمون از روئے عقل اور از روئے کتب دینی از روئے علم و فضل قابل التفات ٹھہر سکتا ہے۔ تصوف اس میں شک نہیں کہ اپنی اصلی و معنوی حالت میں نہایت پسندیدہ چیز ہے۔ لیکن کون نہیں جانتا کہ صوفیوں کے غلو و شدت نے کیسی کیسی بدعتیں اور غیر متشرع امور اس میں داخل کر دیئے۔ اور تصور شیخ جیسے مسئلہ نے کس قدر نکتہ چینیوں کا دروازہ کھول رکھا ہے۔ مجھے ولادت معنوی اور پاک و ناپاک تو پیدا ہے بحث نہیں ہے۔ اور نہ میں درجات سالکین کے متعلق جرح کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن اس مضمون کے پڑھنے کے بعد قدرتاً یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ یہ کیونکر معلوم ہو کہ حضرت ڈپٹی صاحب کے پیر و مرشد جو کچھ حضرت مسیح موعود کے متعلق فرما رہے ہیں وہ ناپاک ولادت معنوی کا نتیجہ نہیں ہے۔ اور یہ کیونکر دریافت و تحقیق ہو کہ جناب مرشد صاحب کے دل میں کبھی ہو چکی یا حامل نقیر نے بذریعہ حبنت بچہ خنزیر ہی پیدا کر دیا تھا۔ جس کا یہ نتیجہ ہے۔ کہ پیر صاحب حضرت مسیح موعود کے یہ حالات بتلا رہے ہیں۔ اور یہ کیسے معلوم ہو کہ یہ شیطانی الہام تھا یا خدا کی طرف سے۔ امید ہے۔ کہ جناب ڈپٹی صاحب بہادر اس مسئلہ پر مزید روشنی ڈالیں گے۔ اور ہم کو اس محک امتحان و معیار صداقت سے اطلاع بخشیں گے یہ تو صاحب موصوف کو علم ہو گا کہ اُن کے پیر اپنے مریدوں کو سجدہ کرنے سے منع نہیں فرماتے تھے پھر اگر کوئی یہ کہے کہ اُن میں شیطان حلول کر گیا تھا تو ڈپٹی صاحب کو کیا اعتراض ہے۔

مجھے افسوس ہے کہ صاحب ممدوح کو اپنے مقتدا و پیر کی بابت ایسے ناگوار امور کے سننے کا اتفاق ہو رہا ہے۔ لیکن اس کے وہ خود ہی ذمہ وار ہیں۔ اُن کو خوب معلوم ہے۔ کہ انہوں نے اس پیرایہ میں مسیح موعود کے متعلق اعلان کرکے دس لاکھ سے زائد نفوس کو صدمہ پہنچایا پس اس کے ناگوار نتائج کے لئے اُن کو تیار رہنا چاہیئے۔

بہرحال جو معیار ڈپٹی صاحب اپنے مرشد کی صداقت کے لئے پیش کریں گے۔ ہم اس پر ٹھنڈے دل سے غور کریں گے۔ اور اُن کے پیر کے اقوال و افعال و عادات و خصائل و ریاضت و محنت وغیرہ کا اس سے اندازہ کریں گے۔ اور اگر معلوم ہو سکیگا۔ کہ اُن کی ولادت معنوی بشکل بچہ خنزیر ناپاک حامل سے نہ تھی تو ہم آزادی سے اس کا اقرار کریں گے۔

حضرت مرشد صاحب کی صداقت و نیک نیتی تو اسی سے ظاہر ہے کہ اپنے دو ہم پلہ فقراء کی یعنی حافظ فیض الرحمان و شاہ احمد اللہ صاحب کی خوب پردہ دری کی ہے۔ اور اُن کے فقر و درویشی کو ناپاک ولادت معنوی ثابت کیا ہے بقول مولف ان حالات کے اظہار سے بندگان خدا کو گمراہی سے بچانا ہے۔ جس نے دو حریفوں کے ذلیل کرنے کی شکل اختیار کی ہے سمجھ میں نہیں آتا۔ ان دو قابل اعتراض فقرا سے بچنے کی تو سالک کو اطلاع دیگئی۔ لیکن ہندوستان میں جو قابل تقلید ہیں۔ لوگوں کو ان سے رجوع کی ہدایت کیوں نہ فرمائی۔ کیا محض یہ بات اس ثبوت کے لئے کافی نہیں کہ پیر و مرشد میں ناپاک ولادت معنوی واقع ہوئی۔ ورنہ اگر پاک ہوتی تو پاک لوگوں کے لئے بھی ضرور ہدایت فرماتے۔ اور کیا محض یہ بات اس نتیجہ پر پہنچنے کے لئے کافی

نہیں ہے۔ کہ جو کچھ پیر صاحب نے "سنا۔ سمجھا۔ دیکھا۔ خیال کیا" وہ محض کسی ناپاک موکل کی بدمعاشی تھی۔

سرحدی فقیر عیسیٰ نامی کے مفصل حالات نہ بتلانا۔ اُسکی ہستی و وجود کا کوئی پتہ نہ دینا۔ اُسکے اور مریدوں کے کوئی نام و نشان نہ ظاہر کرنا۔ اگر ناپاک ولادت نہیں ہے۔ تو اور کیا ہے۔

بیشک تو خیر سینہ بھی ان امور کو کوئی مجنونانہ بڑ یا کسی مست ولایعقل کے ہذیانات خیال کر سکتا ہے۔ لیکن غضب ہے کہ حضرت ڈپٹی صاحب کے پیر و مرشد نے ایک نازک کوچہ میں بھی گام زنی فرمائی ہے۔ جو اُن کی یا اُن کے شاگرد رشید کی علمی پردہ دری کے لئے شاہد عادل ہے۔ ناظرین رسالہ راز فنا کے صفحہ ۱۹ پر یہ عبارت بھی ملاحظہ فرمائیں گے۔

"وحی اور الہام کے معنی سمجھنے میں حضرات انبیاء علیہم السلام سے کبھی خطا واقع نہیں ہوتی ہے۔"

اجتہادی غلطی کا مسئلہ تو مسلمہ ہے۔ اور بعض الہامات کی توضیح و تشریح میں انبیاء علیہم السلام سے غلطی ہونا ممکن ہے۔ اور ہوتی ہے۔ حضرت یونس علیہ السلام کا الہام اپنی قوم پر عذاب نازل ہونے کی بابت غالباً پیر صاحب کے علم میں نہیں ہے۔ جس کے معنی و تشریح کرنے میں نہ صرف بلحاظ مدت ۴۰ یوم غلطی واقع ہوئی۔ بلکہ بلحاظ نزول عذاب بھی غلط فہمی ہوئی۔ حضرت عیسیٰ کے الہام در بارہ دوازدہ تخت حوارین اور یہودا اسکریوطی کے مرتد ہونے کی حقیقت بھی غالباً حضرت مرشد کو معلوم نہیں۔ پھر ہمارے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صلح حدیبیہ کا واقعہ پیر صاحب کے پیش نظر نہ رہا۔ اور پھر حضرت رسول اللہ کا خوشہ انگور ابوجہل کو دینا۔ اور مراد عکرمہ کا مشرف باسلام ہونا بھی پیر صاحب کے دماغ میں محفوظ نہ رہا۔ پھر ان تمام باتوں کے ہوتے ہوئے اگر یہ نتیجہ نہ نکالا جائے۔ تو اور کیا کیا جائے۔ کہ پیر صاحب میں کسی ناپاک عامل کی روح نے حلول کر کے اُن سے یہ بیہودہ فقرہ کہلوایا اور اُنکو بڑے مغالطہ میں ڈال دیا۔

اسی صفحہ کی آخری سطروں میں جناب ڈپٹی صاحب اپنے پیر کی زبان میں فرماتے ہیں "اور لوگوں میں حضرت عیسیٰ کے انتقال کا اعتقاد ہو گیا"۔ گویا حضرت عیسیٰ کا زندہ ہونا سچ ہے۔ اور انتقال جھوٹ۔ یہ اعلان تو پیر صاحب کا یقینی کسی ناپاک عامل کی آواز سننے کا نتیجہ ہے۔ کوئی ایسا شریر النفس موکل جناب پر حاوی ہے۔ کہ جس نے قرآن مجید کی آیات بینات کے ابطال کی شکل میں دھوکا دیا ہے۔ بڑے بڑے مفسرین اولیاء اللہ بزرگان کرام حضرت عیسیٰ کی ممات کے قائل ہیں۔ اور اپنا استنباط کلام پاک اور احادیث ہی سے کرتے ہیں۔ تعجب ہے کہ عیسیٰ نامی عامل کے جد امجد اور مورث اعلیٰ نے ان اصحاب کو اپنا تختہ گاہ مشق نہ بنایا۔ اور وہاں اپنے فرض منصبی کو ادا نہ کیا۔ ہاں معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ نفوس اور دماغ اس کے لئے بہت زبردست ثابت ہوئے۔ لیکن اس بد ذات نے بنگالی پیر صاحب کو نرم چوگا پا کر خوب شکار کیا۔

وائے بریں بے کسی و بے بسی۔ آگے صفحہ ۲۰ پر ارقام ہوتا ہے۔ حضرت مسیح موعود حضرت عیسیٰ کو نفرت اور حقارت سے یاد کرتے تھے۔ یہاں پر تو پیر صاحب کے فقیر عامل نے غضب ہی کر دیا۔ اور پیر صاحب کے دل پر اپنے تسلط کا اعلیٰ نمونہ دکھایا۔ یہ الزام جو حضرت مسیح موعود کی طرف منسوب کیا جاتا ہے نہ صرف خلاف واقعہ ہے۔ بلکہ بہتان عظیم ہے۔ وہ حضرت عیسیٰ جن کو خدا کے پاک کلام نے ہمارے روبرو پیش کیا ہے اُن کے متعلق حضرت مسیح موعود نے کبھی کوئی حقارت و نفرت کا اظہار نہیں کیا۔ بلکہ اُن کی ہمیشہ تعریف و توصیف کی ہے۔ اور اُن کو ہمیشہ ایک بزرگ اور رسول خدا قبول کیا ہے۔ چنانچہ آپ اپنی کتاب ایام الصلح میں لکھتے ہیں:۔

"ہم اس بات کے لئے بھی خدا تعالیٰ کی طرف سے مامور ہیں۔ کہ حضرت عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کا سچا۔ اور پاک اور راستباز نبی مانیں اور ان کی نبوت پر ایمان لائیں۔ سو ہماری کسی کتاب میں بھی کوئی ایسا لفظ نہیں۔ جو ان کی شان بزرگ کے برخلاف ہو۔ اور اگر کوئی ایسا خیال کرے۔ تو وہ دھوکہ کھانے والا۔ اور جھوٹا ہے۔"

ہاں انجیل کے یسوع مسیح پر ضرور انجیل ہی کی روایات و مکتوبات سے الزامی جواب کے رنگ میں جرح و قدح کی ہے۔ اور کھلے الفاظ میں لکھدیا ہوا ہے۔ کہ ہمارے بعض سخت الفاظ کا مصداق حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو نہ سمجھیں۔ بلکہ وہ کلمات اُس یسوع کی نسبت لکھے گئے ہیں۔ جس کا قرآن میں نام و نشان نہیں"۔ (کتاب آریہ دھرم) ایسی صورت میں آپ پر یہ الزام لگانا۔ کہ آپ حضرت عیسیٰ کو حقارت اور نفرت سے یاد کرتے تھے کس قدر ناروا ہے۔

پھر ارقام ہوتا ہے۔ کہ مرزا صاحب کا سلسلہ تنزل پر ہے۔ نہ معلوم یہ کیسے جاہل شیطان کا الہام اور کیسے ناواقف عامل فقیر کی معنویانہ حرکت ہے۔ جو واقعات اور اعداد کی اس بے شرمی سے تکذیب کر رہا ہے۔ حضرت مسیح موعود کے زمانہ میں قریب پانچ لاکھ کے تعداد تھی۔ اور اب دو چند سے زائد ہے اگر اسی ترقی کا نام تنزل ہے تو ماننا پڑیگا کہ عاملی فقرا میں تنزل بمعنی ترقی استعمال ہوتا ہے۔

اسی طرح اور بے سروپا امور کا اس رسالہ میں تذکرہ ہے۔ اور جن کی حکیم محمد اجمل خانصاحب دہلوی نے اپنی مختصر تقریظ میں تائید فرمائی ہے۔ اور خون لگا کر شہیدوں میں شریک ہونے کے مصداق بنے ہیں چنانچہ منجملہ اور مثالوں کے جن کا رسالہ میں ذکر ہے۔ حضرت مسیح موعود کی مثال کو بھی سو بہ مضمون ولادت معنوی قرار دیا ہے۔ ہم اُن کے متعلق بلا کسی مزید ریمارک

کے صرف یہ کہنا چاہتے ہیں۔ بریں عقل و دانش بباید گریست اور درخواست کرتے ہیں۔ کہ جناب حکیم صاحب اور اُن کے دوست ڈپٹی صاحب اور دونوں کے مرشد حضرت شاہ صاحب ہم کو بتلائیں کہ اُن کو کیونکر یقین ہوا۔ کہ شاہ صاحب نے جو کچھ فرمایا ہے۔ وہ کسی ولادت معنوی کا نتیجہ نہیں ہے۔ جو کسی موکلی فقیر کے ذریعہ سے اُن میں ظہور پذیر ہوئی۔ اور نیز یہ بھی ارشاد ہو۔ کہ جس بچہ شیر بر کو شاہ صاحب نے جلا کر غرق آب کیا۔ اُس کے سلسلہ انتقام میں خود کسی عامل نے اُن کے دل میں بچہ خنزیر تو پیدا نہیں کیا۔ فقط

راقم آصف زمان ڈپٹی کلکٹر و مجسٹریٹ

سہارنپور۔ یو۔ پی

آریہ سماج بمبئی کے جلسہ میں مباحثہ کا مناب

تیسرے دن کا مباحثہ احمدیہ ہال میں

پیر کے روز صبح ۸ بجے مہاشہ رامچندر اپنے چند ساتھیوں سمیت احمدیہ ہال میں تشریف لائے ہماری جماعت کے لوگوں میں سے اس وقت تک کوئی نہیں آیا تھا۔ بابو محمد عثمان صاحب بھی آفس جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ مومن حسین صاحب آ گئے۔ بابو محمد عثمان صاحب کی تحریک پر مومن حسین صاحب صدر جلسہ بنائے گئے اُن کو صدر جلسہ بنا کر کارروائی شروع کی گئی۔

تھوڑی دیر کے بعد عام مسلمان اور جماعت کے لوگ بھی آ گئے۔ ہال بھر گیا۔ اور سڑک تک مجمع ہو گیا۔ رامچندر صاحب کو ابتداءً اعتراض کرنیکا حوصلہ نہ ہوا۔ اور انھوں نے اپنے منطقی دوست پنڈت شیو شرما کو اعتراض کرنے کے لئے کھڑا کیا

آریہ مناظر کا سوال میں نے سمجھا تھا کہ وہی شیطان والا اعتراض اور دوزخ و جنت حور و غلمان کے متعلق جو کچھ یہ لوگ اپنے لیکچروں میں کہہ چکے ہیں۔ پیش کر کے جواب کا مطالبہ کریں گے مگر ان کو پیش کرنے کا حوصلہ نہ ہوا۔ کیونکہ ان کو معلوم تھا کہ یہ جماعت احمدیہ کا ایک فرد ہے ہاں اپنے خیال میں جو زبردست اعتراض اسلام پر کرنے کے لئے انتخاب کر کے لائے تھے وہ یہ تھا کہ "جس وقت خدا تنہا تھا۔ دنیا کو پیدا کرنیکا ارادہ کیا۔ اس ارادہ کا سبب کیا تھا۔ ارادہ اس کی ذات میں شامل تھا یا غیر۔ اگر ارادہ خارج از ذات تھے ہے۔ تو اس کا سبب کیا تھا اور اگر ارادہ اسکی ذات میں شامل ہے۔ تو ارادہ کی تکمیل کب ہوئی۔؟

ہمارا جواب میں نے جواب دیا کہ خدا اپنی ذات اور اپنی صفات کے اعتبار سے ہر وقت لاشریک و یگانہ ہے ارادہ اس کی ذات میں شامل ہے۔ ارادہ کا سبب کوئی خارجی شئے (روح اور مادہ وغیرہ) نہیں بلکہ وہ ارادہ کا بھی خالق ہے۔ یعنی خالق الاسباب ہے۔ ارادہ کی تکمیل کب ہوئی۔ لفظ "کب" خود مخلوق ہے۔ ....

اس کے پہلے بھی کبھی غیر مکمل نہیں رہا۔ پنڈت شیو شرما پھر اُٹھے۔ انھوں نے اپنے سوال کو دُھرایا۔ اور کہا کہ میں نے یہ سوال ندوۃ العلماء میں بھی پیش کیا تھا۔ لیکن کسی نے جواب نہیں دیا۔ میں نے بھی اپنے جواب کو کچھ زیادہ تشریح کے ساتھ دوہرایا۔ اور کہا کہ ندوۃ العلماء میں پیش کیا تھا یا نہیں اس سے مجھے غرض نہیں۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ آجکل اسلام پر جو اعتراضات لوگ اپنی نادانی سے کرتے ہیں۔ ان کا حقیقی اور مسکت جواب احمدیوں کے ساتھ مخصوص ہے۔ آپ جواب حاصل کرنے کے لئے۔ ادھر اُدھر رخ نہ کریں جتنے اعتراضات ہوں ایک ایک کر کے ہمارے سامنے پیش کریں۔ اور حقیقی اور شافی جواب مجھ سے حاصل کریں۔ مگر اب اس مسئلہ پر آپ اور اعتراضات کرنے کی جرأت نہیں کر سکتے۔ کیونکہ آپ کے پہلے سوال کے جواب میں ہی میں نے آپ کے تمام اعتراضوں کی جڑ کاٹ دی ہے۔

ایشور کے جوڑنے اور ملانیکی صفت کب مکمل ہوئی شیو شرما صاحب پھر اُٹھے۔ اور انھوں نے پھر یہی کہا کہ ارادہ اگر اسکی ذات میں شامل ہے۔ تو اس کا سبب کیا۔ اور اسکی تکمیل کب ہوئی۔ یہ کہکر بیٹھ گئے۔ میں نے کہا پنڈت جی! میں نے تو کہدیا کہ وہ خالق الاسباب ہے۔ اور اس کا ارادہ غیر مکمل نہیں رہا جو مکمل ہے تو اب اس پر کچھ اور اعتراض کریں۔ مگر آپ کر نہیں سکتے ہیں۔ کیونکہ آپ کے سب اعتراضوں کی بنیاد ہی میں نے گرا دی ہے اب جو آپ اعتراض کریں گے۔ اس کی زد آپ ہی پر پڑے گی۔ کیونکہ آپ لوگ کہتے ہیں۔ جوڑنے اور ملانے کی صفت ایشور کی ذات میں موجود تھی۔ اب سوال یہ ہو گا کہ اس جوڑنے کی صفت کی تکمیل کب ہوئی اگر آپ کہیں ایک ارب چھیانوے کروڑ کئی لاکھ اور کئی برس کے پہلے سال پہلے مہینے پہلے دن اور اس کے پہلے گھنٹے اور اس کے پہلے منٹ اور پہلے سکنڈ میں۔ تو سوال یہ ہو گا۔ کہ اس کے پہلے کیوں نہیں تکمیل ہوئی۔ کیا اس کے قبل جوڑنے اور ملانے کی صفت غیر مکمل تھی۔ چاہے آپ کوئی سی دنیا پیش کریں۔ مگر یہ سال کی تعداد اور وقت کا شمار بتاتا ہے کہ اس کے پہلے دو چیز (روح

اور مادہ) جوکہ الگ الگ ہیں ملائی نہیں گئیں اور جوڑنے کی صفت غیر مکمل تھی - اور صرف یہی نہیں .... بلکہ یہ بھی اعتراض ہوگا کہ روح اور مادہ کو جوڑ جاڑ کر رامچندر اور شیوشرما اور موجودہ حاضرین کی تکمیل آج کیوں ہوئی - رامچندر اور شیوشرما کو ایک ارب ۹۶ کروڑ کئی لاکھ اور کئی ہزار سال قبل روح اور مادہ سے جڑا ہوا موجود ہونا چاہیئے تھا - اور اس کی تکمیل اسی وقت ہونی چاہیے تھی کروڑوں سال بعد تکمیل کیوں ہوئی - اور کیا کروڑوں سال تک رامچندر اور شیوشرما کو جوڑ کر نہ بنانے کی وجہ سے ایشور کے ارادے اور جوڑنے کی صفت کا نامکمل ہونا تھا میں تو اس کے ارادہ اور اس کے سبب کا وقت اور حد مقرر نہیں کرسکتا اگر کرنا چاہوں تو نہ کرسکونگا - اور نہ دنیا میں کوئی مقرر کرسکتا ہے - کیونکہ ہم مخلوق ہیں - ہمارا ہر ذرہ مخلوق ہے - اور ہماری روح اس کے سارے خواص اور ساری طاقتیں مخلوق اور محدود ہیں - لیکن آپ کے ذروں کو اور آپکی روح کو تو ایشور کے ہمعصر ہونیکا دعویٰ ہے - آپ ہی بتائیں کہ آپ کے ہمعصر ایشور نے آپ کی ازلی ابدی ہمہ طاقتوں والی روح کے سامنے - جب روحوں اور مادوں کو جوڑ جاڑ کائنات کو پیدا کیا - تو وہ کونسی گھڑی اور کونسا لمحہ تھا - جس وقت اس کے اس ارادہ اور صفت کی تکمیل ہوئی جو وقت اور جونسا لمحہ آپ اس کی تکمیل کا بتائیں گے ہماری طرف سے بھی بطور تنزل اس لمحہ کو ذروں اور روحوں کی پیدائش اور اس کے خلق کے ارادہ کی تکمیل کا زمانہ سمجھ لیں - لیجئے - اب میرا جواب آپ ہی کے پاس بلکہ آپ ہی کی زبان پر دھرا ہے زبان ہلائیں - اور جواب پائیں - جو وقت آپ روحوں اور ذروں کے جوڑنے کی تکمیل کا بتائیں - میری طرف سے وہی وقت روحوں اور ذروں کی خلق کے تکمیل کا آپ سمجھ لیں -

حاضرین کا آریوں سے مطالبہ

اس کے بعد شیوشرما صاحب کو بولنے کا حوصلہ نہ ہوا - اور رامچندر صاحب اُٹھے اُنھوں نے کچھ اور سوال کرنا چاہا - ہم نے اُن کو بھی اجازت دی - لیکن غیر احمدی سامعین سے ایک صاحب منشی نور محمد نے کہا کہ یہ مباحثہ ہے - کھیل نہیں ہے - ہم لوگ اپنا وقت یوں ہی ضائع کرنے کے لئے نہیں آئے ہیں - یا تو شیوشرما صاحب اقرار کرلیں کہ جو جواب مولوی صاحب نے دیا ہے وہ صحیح ہے - پھر دوسرے صاحب دوسرا سوال پیش کریں یا اس جواب کو معقول نہیں سمجھتے ہیں - تو اس جواب کا غلط ہونا ثابت کریں - پھر ایک اور صاحب اُٹھے اُنھوں نے کہا کہ اگر یہ جواب جو مولوی صاحب نے دیا ہے صحیح اور تشفی بخش نہیں ہے تو پنڈت جی یہ ثابت کریں کہ روح اور مادہ کے علاوہ خدا بھی کوئی ہے - جبکہ ہم دیکھتے ہیں - کہ روح اور مادے میں ملنے جلنے اور الگ الگ ہونے کی صفتیں بھی خود بخود ہیں - تو اس کا کیا ثبوت ہے - کہ خدا ہے آخر یہ قرار پایا - کہ شیوشرما کی اگر تشفی نہیں ہوتی - تو مولوی صاحب کی باتوں کی تردید کریں - اور اس بحث کو جاری رکھیں - جب تک یہ طے نہ ہو دوسرا سوال نہ کیا جائے -

آریہ مناظر کا اپنا اعتراض واپس لینا

اس طرح شیوشرما صاحب کو سامعین نے مجبور کرکے پھر اُٹھایا لیکن اُنھوں نے پھر وہی باتیں کیں - جو پہلے کرچکے تھے - اسپر میں نے اپنے جواب کو اور بھی وضاحت سے سمجھایا - آخر شیوشرما صاحب کو اپنا سوال واپس لینا پڑا اور اُنھوں نے کہا کہ "تکمیل کب ہوئی" اب ہمارا یہ سوال نہیں ہے - بلکہ اب صرف یہ سوال ہے کہ خدا کے ارادہ کا سبب کیا ہوا - شیوشرما صاحب کے سوال کے ایک حصہ کو واپس لینے - اور اپنی پوزیشن چھوڑ دینے پر سارے لوگ ہنس پڑے - یہانتک کہ آریوں نے بھی ان کی کمزوری کو صاف صاف محسوس کیا - میں نے کہا کاش کہ آپ ہمارا جواب سنکر پہلی ہی دفعہ یہ کہدیتے - ہم نے اپنا سوال واپس لیا - اور ارادہ کی تکمیل کا وقت اب میں نہیں پوچھتا ہوں - تو اس قدر وقت ضائع نہ ہوتا - اب آپ کا صرف اس قدر سوال باقی ہے - کہ خدا نے دنیا کو پیدا کیا - اس ارادہ کا سبب کیا ہوا - گو اس کا بھی جواب میں پہلے ہی دیچکا ہوں اور بار بار دیچکا ہوں - لیکن اب پھر دیتا ہوں - خدا چونکہ علت العلل اور سبب الاسباب اور خالق الاسباب ہے اس لئے اس کی ذات ہی اس کا سبب بھی ہے - اس وجہ سے اس کا نام خدا سرب شکتیمان - قادر مطلق - بدیع اور فعال لما یرید - خالق کل شئی - پرمیشور (اعلیٰ ترین بے مثال - با اختیار طاقتور) ستیارتھ پرکاش صہ ۱۰) اور کرم (لا انتہا طاقت والا ستیارتھ صہ ۱۱) سرسوتی (جو اپنے کام کرنے میں کسی دوسرے کی مدد کی خواہش نہیں کرتا - اپنی طاقت سے اپنے سب کام پورے کرتا ستیارتھ صہ ۲۳) شکتیش - اوم - اور آل مائٹی ہے -

شیوشرما صاحب کو مجبور ہوکر آخر کہنا پڑا کہ اب میں اس پر کچھ نہیں بولونگا - ۱۲ بج گئے تھے رامچندر صاحب ۱۲ بجے تک ٹھہرنے کا وعدہ کرکے آئے - اس لئے چلے گئے - حسب درخواست ہوا آریوں نے ۲ بجے شام کو آریہ سماج مندر میں مدعو کیا -

(حکیم خلیل احمد مونگھیری)

وی پی آتے ہیں

جن خریداران الفضل کا چندہ ماہ جنوری میں ختم ہوتا ہے - ان کے نام ۸ - فروری کا الفضل وی پی ہوگا - جو حضرات وصول نہ فرمائیں گے ان کے نام سے اخبار تا وصول قیمت بند رہیگا -

(مینیجر الفضل)

غیر ممالک کی برقی خبریں

جنرل فان ونٹر فیلٹ نے استعفا دیدیا لندن ۲۷- جنوری - ایمسٹرڈم میں برلن سے یہ خبر موصول ہوئی ہے - کہ جنرل فان ونٹر فیلٹ جرمنی کے التوائے جنگ کے کمیشن کے چیرمین نے مارشل فوش کے اس تصفیہ کی بنا پر کہ وہ ۲۰- جنوری کو اسٹریسبورگ کے قطعہ پر اس امر کی ضمانت کی بنا پر قبضہ کرلیں گے کہ جرمنی زراعتی مشینیں حوالہ کردیگا اور ان لوگوں کو جنہوں نے قیدیوں کے ساتھ خلاف قانون سلوک کیا ہے سزا دیگا - استعفا دیدیا۔

بیڑہ جہازات منتشر کردیا گیا - لندن ۲۷ جنوری - امیر البحر ہیٹی نے ہفتہ کو اڈمیرل کی آزادی کی خبر موصول ہوتے ہی - اس کا اعلان کردیا کہ بڑا بیڑہ جہازات منتشر کردیا گیا -

پرتگال میں باغیوں کا انسداد - لندن ۲۶- جنوری - رائٹر کو مندرجہ ذیل سرکاری اطلاع پرتگال کی حالت کے متعلق موصول ہوئی ہے - لسبن توپخانہ کے چند دستوں نے گھوڑ چڑھی فوج کی ایک رجمنٹ اور ایک دوسری فوج کے رجمنٹ کی کچھ سپاہ نے ۳ توپوں کو اپنے قبضہ میں کرکے اپارٹو کے باغیوں کی شرکت کا اعلان کیا - اور مانسینٹو پر اپنی فوج کو قائم کیا - گورنمنٹ نے اسپر ۹ ہزار رضاکاروں کو بھرتی کرکے ان کو محصور کرلیا اور باغیوں کو شکست دیکے ان کی توپوں پر قبضہ کرلیا باغیوں کی گھوڑ چڑھی فوج اب بے ترتیبی کے ساتھ پسپا ہو رہی ہے -

شمالی روس میں جدوجہد جاری ہے لندن ۲۷ جنوری شمالی روس کی ایک انگریزی سرکاری کمیونیک مظہر ہے کہ محاذ شینکرسک پر بالشویکیس دباؤ ڈال رہے ہیں ۲۲ و ۲۳- جنوری کو کافی تعداد نے حملہ کیا اور ۲ روز کی گولہ باری کے بعد ہمارا فوجی دستہ جسمیں زیادہ تر امریکن اور روسی تھے شنکرسک کے دنا ہی مورچے اس وجہ سے ہٹ آیا - کہ دشمن زیادہ تعداد میں ہونے کے باعث کہیں ہمیں گھیر نہ لے - اور بعد میں شہر اور روس کے استحکامات کو بھی خالی کردیا - اور یہ جانب شمال ہٹ آئے

آئرلینڈ میں اسٹرائک لندن ۲۹- جنوری ۲۰ ہزار اسٹرائک کرنے والوں نے بلفاسٹ میں آج مظاہرہ کیا - یہ لوگ بینڈ بجا رہے تھے - اور جھنڈیاں بھی ہلاتے تھے - شہر میں کل شب کو پھر تاریکی رہی - روڈی کے پینڈسن نے گلیوں میں سنگ باری کی - اور کھڑکیاں توڑ ڈالیں - ٹوٹ ہال کے متعلق اسٹرائک کرنے والوں نے جو حملے کئے تھے - اسے پولیس نے مسترد کردیا - بارہ بجے کے قریب شہر میں سکون ہوگیا - لارڈ میئر کی جانب سے ایک اعلان شائع ہوا ہے جس میں کام شروع کرنے کی اپیل کی گئی ہے - لنڈن مل کی حالت میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی ہے -

انگریزی سپاہ برابر ہر طرف کیجا رہی ہے لندن ۲۹- جنوری رائٹر کو معلوم ہوا ہے - کہ سپاہ کی برطرفی چندہ یوم سے نہایت سرعت کے ساتھ جاری ہے - تقریبا ۳۵ ہزار اشخاص یومیہ برطرف کئے جارہے ہیں - اور امید کی جاتی ہے کہ یہ تعداد بہت جلد ۴۰ ہزار تک پہنچ جائیگی -

ملاحان ناروے کا مطالبہ تاوان لندن ۲۸- جنوری - ملاحان ناروے کی انجمن نے فیصلہ کیا ہے - کہ ان ملاحوں کے متعلق جو آبدوزوں سے ہلاک کئے گئے - جرمنی سے تاوان طلب کریں اور جب تک ۶۰ ہزار کی رقم اس سلسلہ میں ادا نہ کردی جائے وہ جرمنی کو سامان خوراک بہم پہنچانے میں مدد نہ کرے -

سبکدوش سپاہیوں کی امداد لندن ۲۸ جنوری اعلان کیا گیا ہے - کہ گورنمنٹ ایک رقم اعانت عطا کرنے کے لئے تیار ہے جس کا شمار لاکھوں پونڈ پر ہوگا - اس رقم سے ان سپاہیوں کے لئے زراعتی زمینیں بہم پہنچائی جائینگی - جو جنگی خدمات سے سبکدوش کئے گئے ہیں -

ہندوستان کی خبریں

بمبئی میں سٹرائک کا خاتمہ - بمبئی کی مزدوروں کی سٹرائک جو ۲۳ یوم تک جاری رہی - اب بالکل ختم ہوگئی ہے -

شولا پور میں سٹرائک شولا پور سے خبر موصول ہوئی ہے کہ مقامی کارخانے کے مزدوروں نے سٹرائک کردی ہے - اور وہ سامان خوراک کی گرانی کی وجہ سے زیادہ تنخواہوں کا مطالبہ کرتے ہیں

ڈاکٹر نائیڈو کی ضمانت مدراس ہائیکورٹ کے مسٹر جسٹس عبدالرحیم نے ہدایت کی ہے - کہ ڈاکٹر نائیڈو جن کو ۱۲۴ مجموعہ قانون تعزیرات ہند کے ماتحت سب ڈویژنل مجسٹریٹ نے ۱۵ ماہ قید سخت کی سزا دی ہے اپنے اپیل کے فیصلہ ہونے تک ۳۰۰۰ کے مچلکے اور ایک ایک ہزار کی دو ضمانتوں پر چھوڑ دئے جائیں -

ہندو یونیورسٹی کے لئے عطیات ہندو یونیورسٹی کے جلسہ میں امسال ڈیڑھ لاکھ روپیہ کا عطیہ ایک مارواڑی کی طرف سے اور ایک لاکھ کا عطیہ بلدیو داس دودھ فروش کی طرف سے پیش ہوا

چھتری کالج کے لئے عطیہ رانی صاحبہ بھنگا ۶ لاکھ روپیہ اس سرمایہ میں دے رہی ہیں جس سے لکھنؤ میں چھتری کالج قائم ہونیوالا ہے

محکمہ تار کا اعلان محکمہ تار نے اعلان کیا ہے کہ معمولی قسم کے تجارتی و ذاتی تار اب عراق عرب کے واسطے براہ کراچی و فلسطین و مصر عبرانی لفظ کی شرح سے لئے جا سکتے ہیں - اور عراق سے بھی روانہ ہو سکتے ہیں -

پرنسپل علیگڈھ کالج افواہ ہے کہ مقامی ٹرسٹیان علی گڈھ نے اپنے ایک جلسہ میں سید راس مسعود صاحب (سرسید کے پوتے) کو علیگڈھ کالج کا پرنسپل مقرر کرنا تجویز کیا ہے - اور سید صاحب نے منظور کرلیا ہے - کہ وہ ریاست حیدرآباد کے عہدہ ڈائرکٹری

اشتہارات

ہر اشتہار کے مضمون کا ذمہ وار خود مشتہر ہے نہ کہ "الفضل" (اڈیٹر)

ایک روپیہ کی کتابیں بارہ آنہ میں ۱/-

مرزا صاحب مہدی ۱ر حربہ احمدیہ ۱ر چھوک مہدی ۱ر قول فیصل ۲ر قصہ ٹھٹی مسیح ۱ر قبولیت دعا ۲ر ۶ گز آئینہ حق نما ۱ر احمدی غیر احمدی میں فرق ۱ر پیر نا القراق ۳ر اس کے علاوہ تمام سلسلہ کی کتابیں حق الیقین حقیقۃ الرویا تذکرۃ المہدی وغیرہ مجھ سے منگوائیں۔

محمد عنایت اللہ مہتمم تصیر بک ایجنسی قادیان پنجاب

ان کی قدر کرو۔ اور اگر ان کے متعلق کوئی شکایت ہے۔ تو اس کے علاج میں سستی نہ کرو خاکسار کو امراض چشم کے معالجہ کا بفضل خدا اچھا تجربہ ہے۔ مرض کی تشخیص کیلئے پہلے معائنہ کرنا ضروری ہے اس کے بعد مناسب دوا دیجاتی ہے۔ اور آنکھیں بنائی بھی جاتی ہیں ناخونہ موتیابند۔ پڑوال۔ پھولا۔ جالا گکرے۔ ضعف بصارت خارش چشم وغیرہ امراض میں سے تشخیص شدہ شکایات کے لئے خاکسار کی مفصلہ ذیل ادویہ بفضل خدا نہایت مفید و موثر ہیں۔ جو بذریعہ وی پی بھیجی جاتی ہیں۔ دیگر امور ضروری بذریعہ خط و کتابت طے فرمائیں۔

گکروں کا سرمہ	فی تولہ ۱۲ر	سرمہ نوری	فی تولہ ۱ر
گولی دافع ضعف بصر	فی تولہ ۱۲ر	سرمہ زنگاری از مولوی نورالدین صاحب طبیب شاہی	فی تولہ ۱۲ر
خارش چشم کا انجن	فی تولہ ۸ر	سرمہ مروارید	فی تولہ ۱۰ر

ملنے کا پتہ

حکیم محمد اسمعیل (گڑ دیوالہ کا) از قادیان ضلع گورداسپور

خضاب شاہجہانی ۱/۵

ہمارا خضاب شاہجہانی عرصہ دراز سے مشہور و مقبول ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں۔ کہ ہم نے اس کی شہرت کے واسطے کوئی خاص کوشش کی ہو بلکہ خضاب شاہجہانی کی عام قبولیت کا اصل راز یہ ہے کہ اپنی بےنظیر خوبیوں کے سبب جہاں گیا پسند آیا۔ جس نے ایکبار لگایا پھر یہی بار بار منگایا یہی نہیں بلکہ دوسروں کو بھی اس کا خریدار بنایا۔ اطباء اور ڈاکٹروں کا بالاتفاق یہ خیال ہے۔ کہ اصل خضاب وہ ہے۔ جو جلد پر داغ و دھبہ نہ دے یہ وصف خضاب شاہجہانی میں خدا کے فضل سے موجود ہے۔ اس میں کاسٹک یا مرکری وغیرہ کوئی ایسے اجزا شامل نہیں جو کسی طرح بھی مضرت رساں ہوں۔ ایک دفعہ لگانے سے ہفتوں اس کا اثر رہتا ہے۔ بالوں میں ایسی گہری پائیدار اور چمکیلی سیاہی آجاتی ہے۔ جیسی جوانی میں ان پر قدرتی سیاہی اور آبداری ہوتی ہے۔ اگر ہمارے اس بیان میں خلاف یا مبالغہ ثابت ہو۔ تو ہم قیمت معہ حرجانہ دینے کو تیار ہیں۔ ہم کوئی اشتہاری دوا فروش نہیں کاروباری لوگ ہیں۔ فضول لفاظی میں اپنا اور دوسروں کا وقت ضائع کرنا پسند نہیں کرتے تجربہ سب سے بڑھ کر کسوٹی ہے۔ بطور آزمائش ایک ہی شیشی طلب فرما کر جھوٹ سچ کو پرکھ لیں۔ اس سے بڑھ کر اطمینان کی اور کیا صورت ہو سکتی ہے۔

ایجنٹوں کی ہر جگہ ضرورت ہے۔ جنہیں مناسب شرائط پر خضاب شاہجہانی کی ایجنسی دیجاتی ہے۔ اور معقول کمیشن۔

قیمت فی بکس ۱۲ر (بارہ آنہ) علاوہ محصول ڈاک۔

ایم فیروزالدین اینڈ برادرس - قادیان - ضلع گورداسپور